آئینہ ہے جس میں فکرِ اقبال کا چہرہ اپنے تمام خدوخال کے ساتھ مکمل طور پر سامنے آجاتا ہے۔ کتاب اگرچہ بڑی ضخیم ہے لیکن زبان و بیان اور اندازِ تحریر ایسا شگفتہ رواں اور دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا ذرا نہیں اکتاتا اور جس قدر وہ آگے بڑھتا جاتا ہے اُسی قدر اُس کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ روحِ اقبال ڈاکٹر یوسف حسین خاں۔ اور اقبال کامل مولانا عبدالسلام ندوی کے بعد اقبال پر یہ تیسری کتاب ہے جو بڑی بصیرت افروز جامع اور محققانہ ہے۔ کلامِ اقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے یا بعض اعتراضات کا جواب دینے میں مصنف نے کسی بے جا طرف داری سے کام نہیں لیا بلکہ جہاں کہیں اقبال سے واقعی زبان و بیان کی غلطی ہوئی ہے اس کا اعتراف بھی کیا ہے، اس زمانہ میں جب کہ بعض کوتاہ نظر اقبال کو اپنے مقاصد مشومہ کے لئے استعمال کر رہے ہیں یہ کتاب عظیم افادیت کی حامل ہے جس پر ڈاکٹر صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں:

رکعات تراویح از جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی تقطیع متوسط کتابت و طباعت بہتر ضخامت ۹۶ صفحات .... قیمت درج نہیں پتہ: محمد ایوب صاحب اعظمی جامعہ مفتاح العلوم مئو ضلع اعظم گڑھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ تراویح کی رکعات کا کوئی خاص تعین مروی نہیں ہے۔ بلکہ کبھی آپ نے چار پڑھی ہیں۔ کبھی آٹھ۔ کبھی دس اور کبھی بیس اور کبھی امت پر سہولت کی غرض سے سرے سے تراویح پڑھی ہی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے ان کی تعداد بیس مقرر فرمادی اور اس وقت سے آج تک امت کا معمول برابر یہی رہا ہے کہ مسجد میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں لیکن مسلمانوں کا ایک طبقہ ہے جس کو آٹھ رکعتوں پر اصرار ہے اور بیس رکعتوں والی روایت کو مجروح قرار دیتا ہے۔ فاضل مصنف نے جو مشہور محدث اور نہایت وسیع النظر عالم و محقق ہیں اس رسالہ میں اس طبقہ کے اس خیال کی تردید بڑے محققانہ انداز میں کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد سے امت مسلمہ کا عمل بیس یا بیس سے زائد رکعتوں پر ہر زمانہ میں اور ہر جگہ رہا ہے اور نیز یہ کہ بیس رکعتوں والی مرفوع روایت کو ناقابلِ اعتبار قرار دینا اور آٹھ رکعتوں والی روایتوں کو ہی صحیح سمجھنا ازروئے اصولِ حدیث درست نہیں ہے۔ نفس موضوع پر جو بحث کی گئی ہے وہ تو بڑی جامع اور فاضلانہ ہے ہی اس کے علاوہ ضمناً بھی اصولِ جرح و تعدیل اور نقدِ حدیث

کے متعلق بعض بڑی کارآمد اور مفید باتیں آگئی ہیں اس لئے علما اور طلبا کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

طالب وموہنی | مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور تقطیع خورد ضخامت ۸۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ پتہ :- سب رس کتاب گھر- خیریت آباد- حیدر آباد دکن (آندھرا)

سید محمد والہ موسوی متوفی ۱۷۶۹ء دکن کے ایک فاضل اور شاعر تھے۔ نظم ونثر کی دوسری تصنیفات کے علاوہ انھوں نے ایک مثنوی بھی لکھی تھی جس میں مہاراشٹر کے ایک تاریخی شہر پنڈو کی پرانی داستان عشق و محبت جس کو والہ نے ایک بوڑھے برہمن کی زبانی سُنا تھا۔ اُس کو منظوم کیا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب یہی مثنوی ہے حسنِ اتفاق سے اس مثنوی کے مخطوطہ کا ایک ہی نسخہ ادارہ ادبیات اردو کے ذخیرۂ مخطوطات میں شامل تھا۔ ڈاکٹر زور نے اُس کو اپنے فاضلانہ مقدمہ کے ساتھ اڈٹ کر کے شائع کر دیا ہے۔ اگرچہ مثنوی کی زبان اردو فارسی اور دکھنی تینوں زبانوں کا مجموعہ ہے اور اس لئے نسبتاً سہل و آسان ہے لیکن پھر بھی اگر غیر معروف الفاظ کے معنی اور ان کی فرہنگ دے دی جاتی تو جو لوگ دکھنی زبان سے بالکل ہی آشنا نہیں ہیں ان کو بھی مثنوی کے سمجھنے میں سہولت ہوتی۔ بہر حال یہ مثنوی زبان کے اعتبار سے بڑی اہم ہے اور اس سے اردو کے لسانی ارتقا کے سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔

کلمات اکابر | از مولانا محمد اسحٰق بنارسی تقطیع خورد ضخامت ۱۲۶ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ پتہ: مولانا محمد اسحٰق بنارسی بھی باغ بنارس

اس کتاب میں قرآن وحدیث اور اکابر ومشاہیر اسلام کے ملفوظات سے منتخب کر کے وہ فقرے یا جملے منتخب کر کے یکجا کر دیے گئے ہیں جن میں اخلاقی۔ اصلاحی اور دینی ومعاشرتی تعلیمات ہیں۔ یہ تمام کلمات نہایت مفید اور جامع ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان خود ان کو بار بار پڑھیں اور اپنی اولاد کو پڑھائیں۔ چند ماہ میں ہی کتاب کے دو اڈیشن نکل چکے ہیں۔ یہ تیسرا اڈیشن ہے۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ کلمات سے پہلے چند سطروں پر صاحب کلمات کا تعارف بھی کرا دیا گیا ہے۔ کتاب کے نافع ہونے میں اب بھی کلام نہیں۔ لیکن اگر کلمات کی ترتیب بجائے اشخاص وافراد کے مضمون کے اعتبار سے ہوتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔